ڈاکٹر عبدالوہاب عزام

اذانِ بلال رضؓ

ظلمتِ شب دور ہو کر دن نمودار ہونے کو ہے۔ انفاسِ سحر صبح کی بشارت دے رہے ہیں۔ اندھیرا چھٹ رہا ہے۔ صبح کاذب مشرق میں ڈوب رہی ہے۔ لوگ اس طرح سوئے ہوئے ہیں گویا وہ بیدار ہیں۔ گویا ان کے کان مسجد کی جانب متوجہ اور مؤذن کی آواز کے منتظر ہیں۔ گویا ان کے قلوب قطب نما کی مقناطیسی سوئی بنے ہوئے اپنے قطب کی جانب مائل اور اپنے امام کی طرف متوجہ ہیں۔

امام استراحت فرما ہیں جن کا رب ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ جن کی آنکھ تو سوتی ہے مگر قلب نہیں سوتا۔ زمین و آسمان سکون و سلامتی سے مملو ہیں۔

اسی حال میں اندھیری رات میں اک جانے والا جا رہا ہے جیسے کہ ظلماتِ شب میں کوئی خیال گھوم رہا ہو۔ اس نے رات کی چادر لی اور اس میں صبح کا تڑپتا ہوا دل لپیٹا۔

جانے والا گندم گوں، نحیف الجثہ، دراز قامت، اُبھرے شانوں، گھنے بالوں اور صاف چہرہ والا شخص ہے جس کے سفیدی مائل بال کسی پاکیزہ و لطیف صبح کی نمودِ اوّلین کے حامل ہیں۔

وہ آسمان کی جانب اپنا رُخ کئے ہوئے مکبّر پر سیدھا کھڑا ہوتا اور صبح کے جھٹ پٹے میں دور دور تک ایک زبردست گونج پیدا کرنے والی آواز بلند کرتا ہے "اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر"

ظلمتوں کی تلواریں شکست خوردہ باطل کی آڑ میں چھپ رہی ہیں یا خود باطل خوفزدہ ہو کر ان ظلمتوں میں لپٹ رہا ہے۔

کیا توافقِ مشرق سے طلوع ہونے والے نور کو اس خدائی آواز کی تصدیق کرنے والی صبح کا تبسّم سمجھتا ہے؟

یا صبح کے پاکیزہ و لطیف نور کو اس ندائے الٰہی کی صدائے بازگشت خیال کرتا ہے؟

کاش میں جان سکتا کہ ان ہر دو میں کون سی صبح ہے اور کون سی بلال بن رباح کی اذان ہے!!

بلال اذان جاری رکھتے ہوئے "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد الرسول اللہ" ادا فرماتے اور ظلمتوں کے دل کو چیر ڈالتے ہیں۔ پھر "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کے بعد مکرر "اللہ اکبر۔ اللہ اکبر" کہتے اور اس کلمۂ توحید پر اذان ختم فرماتے ہیں "لا الٰہ الا اللہ" پھر یہ خیال فرما کر کہ شاید ابھی ان کی آواز نے دلوں میں اپنا اثر نہیں کیا اور وہ اپنی خواب گاہوں سے نہیں نکلے۔ اس کلمہ کے ذریعہ قوم کو بیداری پیغام دیتے ہیں "الصلوٰۃ خیر من النوم"

باطل کی وادیوں میں صدائے حق کی یہ گونج سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک فرطِ مسرت سے چمک اٹھتا ہے۔ آپ فضائے ارض و سما اور مشرق و مغرب میں اس ندائے حق کی بلند و پُرشوکت گونج پر مسرت آمیز تبسم فرماتے ہیں۔

جزیرہ نمائے عرب کے قلب میں ایک حبشی غلام کی زبان سے ندائے دعوتِ حق سنکر آپ مسرور و شاد ماں ہوتے ہیں۔

کیا شریعتِ اسلام میں غلام و آزاد کی بھی کوئی تفریق موجود ہے ؟

کیا سنّتِ محمدی میں عربی و حبشی کا بھی کوئی امتیاز باقی ہے ؟

ہر کان میں اس آواز سے مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے اور ہر دل اس نور سے روشن ہو جاتا ہے۔

صحابۂ کرام بیدار ہوتے ہیں۔ خوفِ الٰہی سے لرزاں و ترساں۔ لیکن ان کے قلوب رحمتِ حق سے مطمئن ہوتے ہیں۔

ہر ایک گھر کے مرد، عورتیں اور بچے نماز کی تیاری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

بلال مکبّر سے اتر کر حجرۂ نبویؐ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں "حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح" الصلوٰۃ یا رسول اللہ"

صبح کی روشنی پھیلنے لگتی ہے اور نمازیوں کے گروہ جوق در جوق مسجد کی طرف چلے آتے ہیں۔

یہاں جسے چاہو دیکھ سکتے ہو۔ ادھر ایک جماعت اپنے گھروں سے نکل کر مسجد کی طرف جا رہی ہے۔ یہ گندم گوں، میانہ قد اور بڑی آنکھوں والے علی بن ابی طالبؓ ہیں۔ جو حجرۂ فاطمہ سے نکل کر آ رہے ہیں۔

اور وہ دراز قد، گداز جسم، سر کے اُڑے ہوئے بالوں والے عمر فاروقؓ ہیں اور یہ گندم گوں، خوشرو، گداز شانوں، سر پر گھنے بالوں اور بڑی داڑھی والے عثمانؓ ذو النورین ہیں۔

صدیقِ اکبرؓ بیتِ نبوی میں قیام پذیر تھے۔ وہ جلد جلد قدم اٹھاتے ہوئے آ رہے ہیں۔ یہ سفید رنگ، نحیف الجثہ اور کشادہ رُو ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی ہیں، رخساروں پر زیادہ بال نہیں اور شانے جھکے ہوئے ہیں۔

قبیلۂ بنی زہرہ کے گھروں سے جو مسجد کی ایک سمت واقع ہیں تین اور اصحاب آ رہے ہیں، ان میں سے ایک پستہ قد، فربہ اندام، موٹی موٹی انگلیوں اور گھنے بالوں والے ہیں جو سیاہ خضاب بھی لگاتے ہیں۔ یہ سعد بن ابی وقاصؓ ہیں۔

اور وہ دوسرے گندمی رنگ والے، دُبلے پتلے، پستہ قامت، جن کے بال کانوں کی لو تک ترشے ہوئے ہیں، جن کے نہایت سفید براق لباس سے بوئے عطر مہک رہی ہے اور جو نہایت متانت و وقار سے آ رہے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔

اور تیسرے صحابی جو گداز جسم، دراز قد اور کھلتے ہوئے گندمی رنگ کے ہیں مقدادؓ بن اسود ہیں۔

ادھر دو اور صحابہ کو دیکھو یہ دراز قامت اور جسیم خالدؓ بن ولید ہیں اور یہ دوسرے پستہ قامت، کشادہ رو، بڑی اور سرمگیں آنکھوں والے عمرو بن العاصؓ ہیں۔ اور ان سے کچھ فاصلہ پر خوش رو، عظیم الجثہ، سرمہ بچشم، ہاتھ زیادہ ہلا ہلا کر چلنے والے معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ وہ ایک نحیف الجثہ، دراز قامت، کشادہ رو، چھوٹی داڑھی، صاف عارض اور سامنے سے

دو شکستہ دانتوں والے ابو عبیدہؓ بن الجراح ہیں۔

ادھر مشرقی میدان کی طرف سے بھی دو اصحاب آرہے ہیں۔ ان میں ایک قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذؓ اور دوسرے قبیلۂ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ ہیں اور یہ طویل القامت، نحیف الجثہ، گھنے بالوں والے صاحب جن پر حزن وملال کے آثار نمایاں ہیں۔ سلمانؓ فارسی ہیں۔ ان کے عقب میں ایک میانہ قد بہت سرخ و سفید رنگ اور بڑے بڑے بالوں والے جو حنا کا خضاب لگائے ہوئے ہیں صہیب رومیؓ ہیں۔ تم اس اجتماع میں طلحہؓ، زبیرؓ، ابو موسیٰ اشعریؓ اور ابو ایوب انصاریؓ کو بھی دیکھ سکتے ہو۔

ادھر سے فرزندانِ صحابہ بھی آرہے ہیں یہ دراز قامت اور سُرخ چہرہ والے صاحبزادے عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ اور یہ دراز قد، زردی مائل گورے رنگ والے، خوبصورت صبیح ملیح صاحبزادے عبداللہ بن عباسؓ ہیں اور یہ صاحبزادے جو ابو بکر صدیقؓ کے مشابہ ہیں عبداللہ بن زبیرؓ ہیں۔

آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔ بلالؓ اقامت کہتے ہیں اور رسول اللہؐ صفوں کو سیدھا اور درمیان میں خالی جگہوں کو پُر کر کے تکبیر تحریمہ فرماتے ہیں اور مقتدی بھی "اللہ اکبر" کہتے ہیں۔

یہ تکبیر تمام عالم کے بے ہنگام شور و غوغا کے درمیان ایک منظّم و مرتّب نغمۂ حیات اور دنیا کے باطل اور جھوٹے دعاوی کے درمیان حق و صداقت کی دعوتِ عام بن کر پھیل جاتی ہے۔

یہی تکبیر بعض قلوب کے حق میں طمانیت اور بعض کے لئے لرزۂ اضطراب کا باعث بن جاتی ہے۔

یہی تکبیر ایک قوم کے حق میں امید اور دوسروں کے حق میں خوف بن کر انحاء عالم میں گونجتی ہے۔

یہی تکبیر کمزوروں اور مظلوموں کو زمین پر اللہ کی فرمانروائی کی خوش خبری سناتی اور جابر و ظالم ہستیوں کو اس کے منصفانہ قصاص سے ڈراتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ظالموں کے طبقوں کو انہی صفوفِ صلوٰۃ نے منتشر اور پارہ پارہ کر دیا تھا نہ کہ صفوفِ جنگ نے۔ اور جابروں کے ایوان ہائے مملکت میں اسی تکبیر نے زلزلہ ڈال دیا تھا نہ کہ تیر و سنان کے حملوں نے۔

رسول اللہؐ پہلی رکعت میں سورۂ نور کی آیات تلاوت فرماتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے اللہ پر ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ان کو زمین پر اپنا نائب بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے مومنین کو بنایا تھا۔

ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم۔

اور اللہ مسلمانوں کے لئے ان کے اس دین کو مستحکم بنا دے گا جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمالیا ہے۔

ولیبدلنّھم من بعد خوفھم امناً یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

اور اللہ انسانوں کے خوف و دہشت کو ضرور امن و سکون سے بدل دے گا تاکہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریکِ ذات نہ بنائیں۔ اس کے بعد بھی جو کفر اختیار کریں گے تو وہ فاسق و فاجر ہوں گے۔

دوسری رکعت میں آنحضرتؐ سورہ حج کی آیات تلاوت فرماتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

ان اللہ یدافع عن الذین امنوا۔

اللہ تعالےٰ مومنین کی ہر مصیبت میں ان کی مدافعت فرماتا ہے۔

ان اللہ لا یحب کل خوّان کفور۔

اللہ کسی خائن و ناشکر گزار سے محبت نہیں کرتا۔

اُذن للذین یقاتلون بانّھم ظلموا، وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ۔

وہ مومنین جن سے جنگ کی گئی انھیں اجازت جہاد دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ ان کی امداد پر قدرتِ کامل رکھتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دئے گئے محض اس فرضی جُرم پر کہ اُنھوں نے یہ کہا تھا کہ ہمارا پروردگار صرف اللہ ہی ہے۔

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدّمت صوامع وبیع وصلوٰت ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً ولینصرن اللہ من ینصرہٗ انّ اللہ لقویٌ عزیز۔

اگر حق تعالےٰ بعض انسانوں کے مقابلے میں بعض کی مدافعت نہ فرماتا تو تمام گرجا، آتشکدے، منادر، عبادت خانے اور مسجدیں جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے ویران و برباد کر ڈالے جاتے، اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے یقیناً اللہ اس کی مدد فرماتا ہے، بالیقین خدا طاقتور اور غالب ہے۔

الذین ان مکنّاھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وأمروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔

مومنین وہ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار وحکومت عطا کردیں تو نماز ادا کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکیوں کی ہدایت کریں گے اور برائیوں سے روکیں گے اور تمام امور کا حسن خاتمہ اور انجام خدا ہی کے لئے ہے۔

یہ وہ جماعت ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنی زمین کا وارث بنانے کے لئے منتخب فرمالیا ہے۔ اسی کی وہ تعلیم و تربیت فرماتا ہے

تاکہ یہ لوگوں کے درمیان انصاف الٰہی جاری کرے۔ عبادت گزاروں کی یہی صف تمام روئے زمین کے خلفاء، امراء، قضاۃ اور حاکموں، معلموں، رہبروں اور لشکر پر مشتمل ہے۔

زاہدوں کا یہی مختصر گروہ عنقریب ملوکِ عالم کے تخت و تاج کا وارث ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا رزق دنیا میں انہی کے ہاتھوں تقسیم فرمانے والا ہے۔ اور انہی کی زبانوں سے روئے زمین پر اپنا حکم جاری کرنے والا ہے۔

یہی وہ مختصر جماعت ہے جسے آج مسجد نبوی کی دیواریں اپنے اندر سمیٹ لیتی ہیں لیکن کل تمام جہان کی وسعت بھی ان کے لئے کافی نہ ہوگی۔

یہی وہ جماعت ہے جسے آج دو وادیوں کے درمیان ایک تنگ خطۂ ارض گھیرے ہوئے ہے۔ لیکن کل یہی مشرقین و مغربین میں پھیل جائیں گے اور عنقریب تمام روئے زمین ان کے عدل سے قرار پائے گی۔ اور ان کے نورِ ایمان سے منوّر ہو جائیگی۔

——— نماز ختم ہوئی اور نمازی منتشر ہو گئے۔

یقیناً صرف ایک خدا کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں، اس لئے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندۂ خاص کی مدد فرمائی، اس کے لشکر کو غالب فرمایا، اسی جماعت کے ہاتھوں اقصائے عالم فتح کئے گئے، اسی کے ذریعے امصار و بلاد آباد کئے گئے۔ یہی عمرؓ شام میں رومی حکومت کو مٹا کر خود وہاں تشریف لے گئے تاکہ معاہدوں کو پورا فرمائیں۔ اور رعایا کے حال کی نگرانی کریں۔ او یہی بلالؓ لشکر مجاہدین میں بحیثیت غازی شریک ہوئے۔ عمر فاروقؓ بلالؓ کی طرف دیکھ رہے ہیں اور مؤذنِ رسول اللہؐ کی اذان سننے کے متمنی ہیں۔ عوام امیرالمومنین سے عرض کرتے ہیں کہ "کاش آپ بلالؓ سے اذان دینے کی خواہش فرماتے"۔ عمرؓ بلالؓ سے اذان دینے کی فرمائش کرتے ہیں ——— اور اس کی تعمیل میں یہ ستّر سالہ بزرگ حسب سابق اذان دینے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور اطراف و اکناف میں یہ کلمات گونجنے لگتے ہیں "اللہ اکبر، اللہ اکبر"

آج شام کی یہ اذان ان کی مدینہ کی اذان کی تصدیق کر رہی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا ہے۔ مدینہ کی اس مختصر جماعت نے بڑے بڑے ملکوں کو فتح کر ڈالا اور اس کی اذان تمام عالم میں گونج گئی۔

عمرؓ کا حال دیکھو، کیا تم ان کو شدتِ حزن و ملال سے گریاں نہیں دیکھ رہے ہو؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ پوری قوم گریہ و بکا اور شدید اضطراب میں مبتلا ہے؟ آخر کس چیز نے ان کو رُلا دیا ہے؟

اللہ نے ان کی مدد فرمائی، روئے زمین پر ان کا اقتدار قائم فرمایا، انہیں مستغنی اور دولت مند بنایا، انھیں عزّت و غلبہ عطا کیا۔ آج ان پر ایسی کیا اُفتاد ہوئی اور کس مصیبت نے انھیں رلا دیا؟

درحقیقت وہ اس لئے رو رہے ہیں کہ انھوں نے مؤذن کو دیکھا مگر امام کو نہ دیکھا۔ وہ اس لئے رو رہے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے مؤذن کی اذان تو سُنی۔ لیکن جب انہوں نے نظر دوڑائی تو رسول اللہؐ کو اپنے درمیان موجود نہ پایا۔

(ترجمہ)